60180 ـ صلاۃ رغائب کی بدعت

سوال

کیا نماز رغائب سنت ہے اور اس کی ادائیگی مستحب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رجب کے مہینہ میں صلاۃ الرغائب کے نام سے موسوم نماز ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے، جو کہ رجب کے پہلے جمعہ کے دن مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی جاتی ہے، اور اس سے قبل جمعرات جو کہ رجب کی پہلی جمعرات ہوتی ہے کو روزہ بھی رکھا جاتا ہے.

صلاۃ الرغائب کی بدعت بیت المقدس میں چار سو اسی ہجری کے بعد سب سے پہلی بار ایجاد ہوئی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ادا کیا یا پھر کسی صحابی نے ہی یہ نماز پڑھی، اور قرون ثلاثہ میں بھی اس کا وجود نہیں ملتا، اور نہ ہی آئمہ مجتہدین سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اس کے بدعت ہونے کے لیے یہ کافی ہے اور یہ سنت نہیں.

علماء کرام نے اس سے بچنے کا کہا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ گمراہ کر دینے والی بدعت ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب" المجموع " میں رقمطراز ہیں:

" صلاۃ الرغائب کے نام سے موسوم نماز جو کہ رجب کے پہلے جمعہ کے دن مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت ادا کی جاتی ہے، اور شعبان کے نصف یعنی پندرہ تاریخ کو پڑھی جانے والی نماز یہ دونوں قبیح قسم کی بدعات ہیں اور " قوت القلوب" اور " احیاء علوم الدین" نامی کتابوں میں اسے بیان کیے جانے سے کسی کو دھوکہ نہیں کھانا چاہیے، اور نہ ہی کسی حدیث میں ذکر ہونے سے کیونکہ یہ سب باطل ہے، اور نہ ہی ان سے دھوکہ کھایا جائے جن پر اس کا حکم مشتبہ ہے، اور انہوں نے اس کی استحباب میں کچھ اوراق بھی لکھ ڈالے کیونکہ وہ اس میں غلطی کھا گئے ہیں.

شیخ امام ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل المقدسی رحمہ اللہ نے اس کےابطال میں ایك بہت ہی نفیس اور عمدہ کتاب تصنیف کی ہے، اور اس میں اچھی اور قابل تحسین کلام کی ہے. " انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (3 / 548).

اور مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ تعالی اس کے گھڑنے اور ایجاد کرنے والے کو تباہ و برباد کرے، کیونکہ یہ منکرات اور ان بدعات میں سے جو گمراہی اور جہالت ہیں، اور اس میں کئی ایك ظاہر منکرات پائی جاتی ہیں، آئمہ کرام کی ایك جماعت نے اس بدعت کی قباحت اور اس نماز کو ادا کرنے والے نمازی اور اسے ایجاد کرنے والے کی گمراہی میں بہت اچھی اور نفیس تصنیفات تصنیف کي ہیں، اور اس کی قباحت اور بطلان اور اس پر عمل کرنے والے کی گمراہی کے دلائل شمار ہی نہیں کیے جا سکتے" انتہی

اور ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی نے " الحاشیۃ" میں کہا ہے:

" البحر" میں کہا ہے کہ یہاں سے ماہ رجب کے پہلے جمعہ کو ادا کی جانے والی صلاۃ الرغائب کے نام سے ادا کی جانے والی نماز کی کراہت معلوم ہوتی ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز بدعت ہے...

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (2 / 26).

اور اس مسئلہ میں علامہ نور الدین المقدسی رحمہ اللہ کی " ردع الراغب عن صلاۃ الرغائب " کے نام سے ایك بہترین تصنیف ہے، جس میں انہوں نے مذاہب اربعہ کے متقدمین اور متاخرین علماء کرام کی غالب کلام کو جمع کیا ہے. انتہی مختصرا

اور ابن حجر الہیتمی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا:

کیا باجماعت صلاۃ الرغائب ادا کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا:

" صلاۃ رغائب یہ اسی معروف نماز کی طرح ہے جو نصف شعبان میں ادا کی جاتی ہے، اور یہ دونوں قبیح اورمذموم قسم کی بدعتیں ہیں، اور اس کے بارہ میں احادیث موضوع ہیں، لہذا یہ نمازیں باجماعت اور اکیلے ادا کرنا جائز نہیں" انتہی

دیکھیں: الفتاوی الفقہیۃ الکبری (1 / 216).

اور ابن الحاج المالکی رحمہ اللہ تعالی " المدخل" میں کہتے ہیں:

" اس ماہ مبارك (يعنى ماہ رجب) ميں ايجاد كردہ بدعات ميں يہ بھى ہے كہ اس ماہ كے پہلے جمعہ كى رات كو مسجدوں ميں صلاۃ رغائب كے نام سے نماز ادا كرتے ہيں، اور شہر كى بعض جامع مسجد اور دوسرى مساجد ميں جمع ہو كر اس بدعت كا ارتكاب كرتے ہيں، اور اسے مساجد ميں امام كے ساتھ باجماعت ظاہر كرتے ہيں گويا كہ يہ مشروع نماز ہو.....

اس ميں امام مالك رحمہ اللہ كا مسلك يہ ہے كہ صلاۃ رغائب ادا كرنى مكروہ ہے، كيونكہ پہلے گزر جانے والوں كا فعل نہيں، اور خير و بھلائى انہى كى اتباع و پيروى ميں ہے، رضى اللہ تعالى عنہم. انتہى مختصرا.

ديكھيں: المدخل (1 / 294).

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" كسى مقرر ركعات اور مقدر قرآت كے ساتھ معين وقت ميں باجماعت نماز ادا كرنا جيسا كہ وہ نمازيں جن كا سوال كيا گيا ہے مثلا: رجب كے پہلے جمعہ والے دن صلاۃ رغائب، اور رجب كے شروع ميں الفيہ اور نصف شعبان اور رجب كى ستائيسويں رات كو نماز ادا كرنا، اور اس طرح كى دوسرى نمازيں مسلمان آئمہ كرام كے متفقہ فيصلہ كے مطابق مشروع نہيں ہيں، جيسا كہ معتبر علماء كرام نے بيان بھى كيا ہے، اور اس طرح كى نماز تو بدعتى اور جاہل كے علاوہ كوئى اور ادا نہيں كرتا، اور اس طرح كا دروازہ كھولنا شريعت اسلاميہ ميں تغير و تبدل كرنے كا باعث بنتا اور ايسے لوگوں كى حالت كو اپنانے كا باعث ہے جنہوں نے دين ميں ايسى اشياء مشروع كر لى جن كا حكم اللہ تعالى نے نہيں ديا" انتہى

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (2 / 239).

اور ايك دوسرى جگہ ميں شيخ الاسلام اس كے متعلق كہتے ہيں:

" يہ نماز نہ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ادا كى ہے اور نہ كسى صحابى نے، اور نہ ہى تابعين اور مسلمانوں كے كسى امام نے بھى ايسا نہيں كيا اور نہ ہى رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كى ترغيب دلائى اور نہ ہى كسى سلف نے، اور آئمہ كرام نے اس رات كو كوئى فضيلت ذكر كى ہے جو اس رات كے ساتھ مخصوص ہو.

اس سلسلے ميں جو حديث مروى ہے وہ محدثين كے ہاں بالاتفاق موضوع اور جھوٹ ہے؛ اسى ليے محققين كا كہنا ہے كہ: يہ مكروہ اور ناجائز ہے، اس كى ادائيگى مستحب نہيں" انتہى

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (2 / 262).

اور الموسوعۃ الفقھيۃ ميں ہے:

" احناف اور شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ والے دن صلاۃ الرغائب یا شعبان کے نصف میں مخصوص کیفیت یا مخصوص رکعات کے ساتھ نماز ادا کرنی بدعت منکرہ ہے....

اور ابو الفرج بن الجوزی کہتے ہیں: صلاۃ الرغائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں یہ موضوع ہے،اور ان کے ذمہ جھوٹ لگایا گیا ہے.

وہ کہتے ہیں: علماء نے اس کا بدعت ہونا اور اس کی کراہت کی کئی ایك وجوہات بیان کي ہیں:

یہ دونوں نمازیں صحابہ کرام اور ان کے بعد تابعین اور آئمہ کرام سے منقول نہیں ہیں.

لہذا اگر یہ مشروع ہوتیں تو سلف حضرات ان کو ضرور ادا کرتے، بلکہ اس کا بیان تو ہمیں چار سو سال بعد ملتا ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (22 / 262).

واللہ اعلم.